میڈیا کے لیے پورا سچ بتانا آسان نہیں

تحریر: سہیل احمد لون

صحافت ہر دور میں بڑی اہمیت کی حامل رہی ہے آج کا دور ہی انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کا ہے جدید دور میں تو جنگیں بھی میڈیا کے زور پر جیتی جاتی ہیں۔جدید صحافت کا یہ طویل سفر انسانی تاریخ کے ساتھ قدم بہ قدم چلتا رہا تخلیق آدم کی "خبر" ہو یا وحی کی صورت میں رب اقدس کا اپنے حبیب ﷺ کے نام کوئی پیغام ,مقصد تو خبر پہنچانا ہی تھا مگر وہ "خبر" سچ پر مبنی تھیں۔اس کے بعد جب خبر رسانی کا کام ہم ایسے عام انسانوں کے ہاتھ میں آیا تو صحافیوں کو پورا سچ بتانے یا دکھانے میں بھی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔صحافت میں تین Ps کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے,یعنی Press,Public and Politics دراصل پریس پبلک اور پولیٹکس کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے,عوام کے مسائل سیاستدانوں یا حکومتی مشینری تک پہنچاتے ہیں اور ان پر ہونے والوں کاموں کی تفصیل عوام کو۔عوام کو ایجوکیشن اور انٹرٹینمنٹ کے علاوہ معاشرتی برائیاں اور انکے خاتمے کے لیے اقدامات دکھانا بھی صحافتی ذمہ داری ہے۔معاشرتی برائیوں اور بے ضابطگیوں کو بے نقاب کرنا آسان کام نہیں,اپنے فرض کی ادائیگی میں بعض اوقات صحافی کو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑ جاتا ہے۔صحافت کی کئی شاخیں ہیں جن میں سب سے مشکل اور خطرناک Investigative Journalism ہے۔واٹر گیٹ سکینڈل کو بے نقاب کر کے امریکی صدر رچرڈ نکسن کی حکومت اور سیاسی ختم کرنے کا سہرا دو تحقیقاتی صحافیوں Bob Woodward اور Carl Bernstein کو جاتا ہے اسی طرح WikiLeaks کے پیچھے Assange Julian اور Edward Snowden, پناما پیپرز لیک کرنے میں بھی جرمن تحقیقاتی صحافی Obermayer Bastian کا اہم کردار تھا۔تحقیقاتی صحافت کے بانی برطانوی نیوز پیپر کے ایڈیٹر William Thomas Stead ہیں......1849ء میں پیدا ہونے والے ولیم تھامس سٹیڈ نے Victorian era میں نئے طرز کی صحافت کا آغاز کیا تو وہ ان کی شخصیت بہت متنازعہ ہوگئی۔The Pall Mall Gazette جو بعدازاں The Evening Standard کے نام سے شائع ہونا شروع ہوگیا اس میں W.T.Stead نے سیریل وار آرٹیکل The Maiden Tribute of Modern Babylon کے ٹائٹل سے چھاپنا شروع کر دیئے۔نئے طرز کی اس صحافت کی بدولت وہ بہت جلد مقبول بھی ہوگئے۔انہوں نے بتایا کہ کس طرح صحافت گورنمنٹ کی پالیسوں پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ان کے لکھے ہوئے آرٹیکلز بعدازاں "Stead Act" حکومتی بل میں شامل کیے گئے۔دراصل Tabloid journalism کو متعارف کروانے اور مقبول بنانے کا سہرا بھی Stead کو ہی جاتا ہے۔جولائی 1885ء میں جب انہوں نے بچوں کی Prostitution کے بارے میں اپنی تحقیقاتی رپوٹ پبلش کی تو بظاہر عزت دار نظر آنے والے وکٹورین moral panic کی حالت میں نظر آنا شروع ہوگئے۔انیسویں صدی کے وسط میں برطانیہ میں عورتوں کا دھندا بہت عروج پر تھا خصوصاً لندن میں کمسن لڑکیوں اسی مقصد کے لیے بیچی جاتیں تھیں۔Stead نے اپنے دو ساتھیوں Josephine Butler اور Bramwell Booth سٹنگ آپریشن کرنے کے لیے ایجنٹ بنا کر عورتوں کا دھندا کرنے والی ایک خاتون

Rebecca Jarrett نے ایک شراب نوش Rebecca Jarrett کے پاس ایک کم سن لڑکی خریدنے کے لیے بھیجا۔ Rebecca Jarrett نے ایک شراب نوش خاتون Elizabeth Armstrong جسے پیسوں کی اشد ضرورت تھی سے اسکی تیرہ برس کی بچی Eliza Armstrong پانچ پاؤنڈ میں خرید کر Stead کے ایجنٹوں کے حوالے کر دی اس دوران بچی کا Midwife سے باقاعدہ virginity ٹیسٹ بھی کروایا گیا, بچی کو فرانس میں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ جب Stead نے A £5 virgin کے ٹائٹل سے اس سٹوری کا شائع کیا تو اس وقت کی سب سے بڑی بریکنگ نیوز بن گئی۔ میڈیا کیونکہ پورا سچ دکھا یا بتا نہیں سکتا, اسکے کنٹرول کرنے والے ہر دور میں بہت مضبوط لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں بااثر لوگوں نے Eliza Armstrong کے والدین پر دباؤ ڈالا جس کے نتیجے میں Stead اور اس کے ایجنٹ ساتھیوں پر بچوں کی خرید و فروخت, جنسی دھندا, بین الاقوامی Asrocities and brutallties,slave trade in grils جیسے چارجز لگا کر تین ماہ کے لیے Coldbath Fields جیل بھیج دیا گیا بعد ازاں Stead کو Holloway جیل میں فرسٹ کلاس یونٹ میں شفٹ کر دیا گیا۔ Stead کے اس سکوپ کے بعد جو سب سے بڑے مثبت تبدیلی آئی وہ The age of consent کا قانون بنا تھا جو آج بھی قابل عمل ہے بلکہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں لاگو ہوتا ہے۔ جب Stead پر کیس کیا گیا تو اس کو George Bernard Shaw نے مدد کی پیشکش بھی کی, جب وہ پیشی کے لیے عدالت میں آئے تو لوگوں نے انکے حق میں باہر جلوس بھی نکالے مگر سچ بتانے کی سزا کو کوئی نہ روک سکا۔ Bernard Shaw نے ولیم تھامس سٹیڈ کی اس سٹوری پر 1913ء میں Pygmalion کے نام سے ایک سٹیج ڈرامہ بھی بنایا جب بہت مقبول ہوا, دراصل کسی سٹنگ آپریشن پر بننے والا پہلا ڈرامہ بھی Pygmalion ہے۔

ولیم تھامس سٹیڈ بہت درویش صفت انسان تھے, روحانیت پر بہت پختہ یقین تھا انہوں نے یہ پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ان کی موت پانی میں ڈوب کر ہوگی اور 15 اپریل 1912ء کو Titanic کے سمندر میں غرق ہونے سے انکی موت ہوئی, Titanic فلم میں جو شخص آخر تک بڑے اطمینان سے بائبل پڑھتا دکھاتے ہیں وہ کردار ولیم تھامس سٹیڈ ہی ہے۔ میڈیا اتنا آزاد کبھی نہیں تھا کہ عوام کو پورا سچ دکھایا بتا سکے, سولہویں صدی میں جب ہاتھوں سے خبریں لکھی جاتی تھیں اس دور میں بھی Pope Alexexander VI نے 1501ء میں پہلی مرتبہ میڈیا کے لیے سنسر شپ کو متعارف کروایا, 1537ء میں ورلڈ ڈیکلیریشن آف انٹرنیشنل پریس سنسر شپ متعارف ہوئی, 1662ء میں King Roger نے بھی Press پر سنسر شپ لگایا, John Keane نے آزادی صحافت کے لیے کافی تحریکیں چلائیں جس کے بعد صحافت میں کچھ اصول اور ضوابط بھی introduce کروائے گئے۔ آج بھی ہر ملک میں پریس کو کنٹرول کرنے کے لیے مختلف ادارے اور ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ اگر سچ بولنا اتنا آسان ہوتا تو ولیم تھامس سٹیڈ جیل نہ جاتا, جولین اسانج کو وکی لیکس کے بعد Ecuador ایمبیسی میں پناہ نہ لینا پڑتی۔ ہر ملک کی اپنی پالیسی ہوتی ہے اور وہ میڈیا کو اتنا آزاد نہیں کرتے کہ وہ ایسا سچ بھی منظر عام پر لے آئیں جس سے ملکی سالمیت یا وقار کو کوئی نقصان پہنچتا ہو, کیا بھارتی میڈیا کشمیر میں ہونے والے مظالم کا سچ دکھا سکتا ہے؟ کیا فلسطین میں ہونے والے مظالم کی داستان اسرائیلی میڈیا بتا سکتا ہے؟ کیا کبھی 9/11 کی اصل کہانی امریکہ بہادر اپنے میڈیا کو بتانے دے گا؟ دہشت گردی کے نام پر شام, عراق, لیبیا, افغانسان, وغیرہ پر جو چڑھائی کی گئی اس کی حقیقت نیٹو فورس میں شامل ممالک اپنے میڈیا کو

بتانے دیں گے؟ مادر جمہوریت برطانیہ میں کیا ملکہ یا ایجنسیز کے خلاف کچھ کہا جاسکتا ہے؟ یہاں تو سوشل میڈیا بھی بہت مانیٹر ہوتا ہے وہاں بھی پورا سچ بولنا اتنا ہی مہنگا پڑ سکتا ہے جیسا مین سٹریم میڈیا میں۔ صحافت تو بہت درویشانہ اور پاکیزہ پیشہ ہے مگر آجکل یہ ایک منافع بخش کاروبار بن گیا ہے جہاں آدھا سچ دکھا کر آدھا سچ چھپانے کی قیمت لی جاتی ہے,بعض اوقات پورا سچ چھپانے کا معاہدہ بھی ہو جاتا ہے,کیا دکھانا ہے اور کیسے بتانا ہے کسی خبر کی اینگلینگ کیسے کرنی ہے تاکہ لوگوں کا ذہن تبدیل کیا جاسکے یہ سب معاملات طے شدہ ہوتے ہیں۔ وطن عزیز میں بہت سے صحافی خبر کی تلاش میں نکلے اور کسی بااثر کا گھناؤنا سچ بے نقاب کرنے کی کوشش میں یا تو خود ہی خبر بن گئے یا ان کو ایسا غائب کیا گیا کہ ان کے گھر والے آج تک تلاش کر رہے ہیں۔ آج کے دور میں سچ بولنا مشکل ہے,سچ پر قائم رہنا اس سے بھی مشکل اور سچے کا بنا کسی غرض کے ساتھ دینا مشکل ترین کام ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ حق اور سچ بات کرنے والے کو مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مادیت پرستی کے اس دور میں میڈیا بھی کے لیے بھی پورا سچ دکھانا یا بتانا ناممکن حد تک مشکل کام ہے اس کے پیچھے کئی محرکات ہیں جن میں سب سے بڑا ذاتی مفاد اور پیسہ ہے۔ اصولی طور پر میڈیا پر وہ دکھایا یا بتایا جانا چاہیے جس میں لوگوں کی دلچسپی ہو یا فائدہ ہو مگر اصل حقیقت یہ ہے Capitalism dominates the Journalism

"Journalism is based on public interest and Capitalism based on self interest,if we try to put both things together; it is not the public interest that wins,"-Sohail Loun.

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن-سرے

sohailloun@gmail.com

09-05-2020